قصّۂ موسیٰ میں ستّر رجال کے زلزے کی گرفت میں آنے کی ایک مختصر صوفیانہ تفسیر

از ابنِ عربی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ ''وَاخۡتَارَ مُوۡسٰی قَوۡمَہٗ سَبۡعِیۡنَ رَجُلًا لِّمِیۡقَاتِنَا فَلَمَّآ اَخَذَتۡھُمُ الرَّجۡفَۃُ... (۷:۱۵۵)۔

ترجمہ: ''اور موسیٰ نے اپنی قوم کے ستّر آدمیوں کو منتخب کیا تاکہ وہ (اس کے ساتھ) ہمارے مقرر کردہ وقت پر (کوہِ طور پر) حاضر ہوں۔ جب ان کو ایک زلزلے نے آ پکڑا......''

اس آیت میں جو ستّر رجال زلزلے کی گرفت میں آئے تھے، ان کے بارے میں ابنِ عربی کہتے ہیں کہ وہ بنی اسرائیل کے اشراف میں سے تھے اور راہِ سلوک پر چلنے کی اہلیت رکھتے تھے۔ یہاں ''رَجۡفَۃ'' سے مراد ظاہری پہاڑ کا زلزلہ نہیں بلکہ ''رَجۡفَۃُ جَبَلِ الۡبَدَن''ہے یعنی ''کوہِ بدن کا زلزلہ'' ہے جو فناء کی غشی یا بیہوشی کی مبادیات میں سے ہے، جو اس وقت وقوع پذیر ہوتا ہے جب انوار کی شعائیں پرواز کرتی ہیں اور بدن کے رونگھٹے کھڑے ہونے کی وجہ سے تجلّیاتِ صفات کے ستاروں کا ظہور ہوتا ہے اور ان (تجلّیاتِ صفات) سے وہ (جسم) متأثر ہوتا اور لرزتا ہے۔ (تفسیرِ ابنِ عربی، جلدِ اول، ص ۴۵۳)۔

فقیر حقیر

مرکزِ علم و حکمت، لندن

۳، اکتوبر ۲۰۱۲